خاتون کو مکافضل خلاق روزماسی
عون ان ول خلاق مین ان

یہ انگریزی کتاب سلیس نام سکسپیر کی مشہور افسانہ ولینڈر کے جس قصوں مین کا پہلا
دسکسپ افسانہ جو حقیقت مین حکمت آموز کا خزانہ ہے موسوم ہے

قصہ ونیوز جلیت

جسکو علامہ زمان مولوی محمد احسان اللہ صاحب بی اے کوئی وکیل مستقل کمشنری
ضلع گورکھپور نے بیان مطبوعہ اودھ اخبار جامعات سلیس انگریزی سے اردو مین ترجمہ کیا

مطبع نامی منشی نولکشور واقع کانپور مین حسن بانی چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویرونا مین کیپولیٹ اور مانٹوین بیچ دو بڑے خاندان تھے جنمین بہت دنون سے مخاصمت چلی آتی تھی اور اب وہ اس درجہ کو پہنچ گئی تھی اور ایسی جانی دشمنی کی حد تک پہونچ گئی تھی کہ انکی اولاد در رشتہ داران قریبی کے خادمون مین بھی صاحب سلامت باقی نہ رہی تھی۔ اتفاقیہ ایک خاندان والے دوسرے خاندان والے سے کہین مل جاتے تھے تو باہم تلخ کلامی اور کبھی کبھی خونریزی بھی ضرور اس اتفاقیہ ملنے پر مترتب ہوتی۔ غرضکہ اس آپس کے جھگڑے نے ویرونا کے امن و امان مین بہت خلل ڈال رکھا تھا۔

ایک رات سردار کیپولیٹ نے بڑی دھوم دھام سے ضیافت کا سامان کیا۔ جسمین بہت سی حسین عورتین و معزز مہمان مدعو تھے اور تمام حسینان شہر وہان جمع تھے۔ جو آتا تھا بشرطیکہ خاندان مانٹوین سے اسے کچھ تعلق نہوتا بڑی ہی عزت و توقیر سے بلایا جاتا۔ اس جلسے مین روسی لائن بھی شریک تھی جسپر سردار مانٹوین بیچ کا لڑکا رومیو عاشق تھا گویا اس جلسے مین رومیو بیچ کے لیے شرکت اچھی نہ تھی۔ مگر اس جوان کے ایک دوست بنوالیو نے اسے صلاح دی کہ اپنی وضع بدل کر اس حسین خاندان مانٹوین بیچ سے تمھین کوئی نہ پہچانے اس محفل مین شریک ہو اور اپنی معشوقہ کو ویرونا کے دیگر حسینان سے اگر اس شوخ سب کے سب جمع ہین مقابلہ کرو تمھین معلوم ہو کہ تمھاری معشوقہ بمقابلہ اورون کے ایسی معلوم ہوتی ہے جیسے راج ہنسون کے گروہ مین کوا آ بیٹھا ہو۔ بنوالیو کی باتون پر رومیو کو پہلے ان وثوق نہ تھا مگر روسی لائن کے شوق دیدار نے اسے جانے پر مجبور کیا۔ رومیو ایک سچا و دلسوز عاشق تھا جسنے اپنی معشوقہ روسی لائن کے پیچھے نیند حرام کر دی تھی۔ گو شروع مین اسے رغبت پیدا کرنی تھی اور روسی لائن کی یہ کیفیت تھی کہ وہ ہمیشہ اسکے درپے تخریب رہتی تھی

Romeo de Montague

Benvolio Romeo Montague

اور ایک مرتبہ بھی اخلاص و محبت کے ساتھ پیش آکر اپنے عاشق کو خوش دل نہ کیا تھا۔ بنوالیو نے اپنے دوست کے عشق کھلوانے کی یہ ایک تدبیر نکالی تھی کہ طرح طرح کی عورتوں مین اسے لیجاکر دکھلائے کہ دنیا مین ایک سے ایک بڑھکر خوبصورت ہین۔ رومیو اپنی وضع بدل کر بنوالیو اور مرکشیو نامے ایک دوسرے دوست کو بھی ساتھ لے کیپولٹ والون کے جلسے مین آشریک ہوا سردار کیپولٹ نے انکی بڑی آؤ بھگت کی اور کہا۔ دیکھیے وہ عورتین رقص و سرود مین مشغول ہین آپ بھی وہین جاکر شریک شادی و طرب ہون۔ وہ سردار اسوقت انتہا درجہ کو خوش و خرم تھا حتی کہ غایت مسرت مین اپنی جوانی کا ایک واقعہ بھی وہ بیان کر گیا جسمین ایک حسین عورت سے بیباکانہ ہنسنے بولنے کے لیے یہ تبدیل وضع انکی ایک مجلس مین شریک ہونے کا حال تھا۔ سب ناچنے گانے مین مشغول ہوئے اور رومیو ایک حسین عورت کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوگیا جو انکی نظرون مین ایسی معلوم ہوتی گویا منقلون نے جلتا اسی سے سیکھا ہے اور اندھیری رات مین جسکے حسن کی چمک اسطرح ظاہر تھی جیسے کسی زنگی کے گلے مین دُرِ بے بہا کا مالا پڑا ہو یہ جلوہ کباب و حسن نادر دیکھکر عالم بے اختیاری مین بے تحاشا اسکے منہ سے نکلا اُسکے گرد عورتین کیا ہین پری کو کون نے گھیر لیا ہے۔ سردار کیپولٹ کے برادر زادے ٹائی بلٹ نے یہ آواز سن پائی اور سننے کے ساتھ ہی وہ پہچان گیا کہ یہ آواز رومیو کی ہے اور بسبب اپنی تند مزاجی و بدخوئی کے یہ گوارا نکر سکا کہ ایک مائون نیچ اسطرح ہمارے مجمع مین آکر ہمارے مذہبی رسوم کی توہین کا باعث ہو۔ اور چاہا کہ وہین اُسے قتل کرے اسکا چچا ملتو ہوا اور کہا اول تو یہ بات مہمان نوازی کے خلاف ہے۔ دوسرے یہ کہ رومیو بذات خود شریف و نیک چلن نوجوان ہے۔ کیونکہ سارے ویرونا والے اُسکے نیک بخت و تربیت یافتہ ہونے مین متفق اللسان تھے۔ گو اُسوقت ٹائی بلٹ بخلاف اپنی انتظار طبیعت کے صبر کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اور ارادہ قتل سے باز رکھا گیا۔ مگر اُسنے قسم کھائی کہ کسی اور موقع پر اس ذلیل مائون نیچ سے اس مداخلت بیجا کا عوض ضرور لونگا۔

ٹیلے ہو چلنے پر روسیو اُس عورت کی طرف چلا اور اُسی مصنوعی لباس میں جو ان سب بیلیکیون کی سبب تھی اُس سے ہاتھ ملانے کو بڑھایا اور کہا اور زیارت گاہ میں ایک گنہگار زائر ہوں کفارۂ گناہ کے لیے تیرے پاس آیا ہوں۔ اُس عورت نے جواب دیا خاصے زائر ہیں آپ کا طرز زیارت تو بہت معقول و مناسب ہے۔ زائر ضرور کے ہاتھ البتہ پکڑتے ہیں چومتے تو کہیں نہیں دیکھا۔ روسیو نے کہا کیا زائر ضرور کے منہ نہیں ہوتے۔ جو آپ بولی ہوتے کیوں نہیں مگر نماز و دعا کے لیے چومنے چاٹنے کو۔ روسیو نے کہا اچھا میں دعا کرتا ہوں مگر ایسا ہو کہ تم نامنظور کردو۔ یہ تشنگی آمیز باتیں و محبت خیز نظر دکنائے ہو رہے تھے کہ اُسکی ماں نے پکارا اور وہ ماں کے پاس چلی گئی۔ روسیو کو اُسکی ماں کا نام دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ جیسے حسن لافانی نے اُسے اپنی طرف مائل کر رکھا ہے وہ اُسکی جانی دشمن سردار کیپولیٹ کی دختر وار شوجولیٹ نامے ہو اور یہ نادانستگی اُسکے پھندے میں دل دے بیٹھا۔ ہر چند کہ یہ شکر وہ کیسے قدر دل خاطر ہوا مگر اب کیا ہو سکتا تھا جب دل ہی قابو سے نکل گیا۔ اُدھر جولیٹ کو بھی جب معلوم ہوا کہ جس جوان سے میں باتیں کرتی تھی وہ خاندان مانٹیگو کا فرد بید ہے تو بہت پچھتائی کیونکہ روسیو کی طرح وہ بھی بادل نگاہ فرفنیۃ و از خود رفتہ ہو گئی تھی اور اب اس محبت کا گناہ اُسکے نزدیک بہت دشوار نظر آیا جب اُسنے دیکھا کہ میں نے اپنے دشمن سے رشتہ محبت جوڑا اور ایسی بڑی جگہ دل پھنسایا کہ مارے بکھنے والے اُسے سنگ نفرت کرینگے۔

جب آدھی رات گذر چکی روسیو اپنے دوستوں کو لیکر وہاں سے روانہ ہوا اور تھوڑی ہی دیر جا کر پھر لوٹ آیا۔ کیونکہ نہ تھا جب اُسکا دل ہی اُسکے قابو میں نہ تھا۔ جولیٹ کے پشت مکان پر ایک خانۂ باغ تھا جسکی دیوار پھلانگ کر روسیو اندر چلا گیا اور انجام عشق کے سوچ میں کھڑا تھا کہ سامنے کے جھروکے پر جولیٹ دکھلائی دی۔ دکھائی کیا دی طلوع آفتاب کا دھوکا دیا رخسار کی جھرمٹ سے آفتاب کی پھیکی روشنی دیکھ روسیو کو ایسا معلوم ہوا۔ گویا اس آفتاب نو تاب کی جھرکیلی روشنی کے حسد نے آفتاب کو کاہیدہ و زرد رو بنا رکھا ہے اور پھر یہ دیکھ کر

رشتہ ارمون کو وہ دونون ہاتھون پر ٹیکے ہوے بیٹھی ہے آتش رشک اُسکی مشتعل ہوئی اور
دل مین کہنے لگا اسے کاش مین اسکے ہاتھ کا دستانہ ہوتا تو اسوقت کیا اچھا ذریعہ قربت الفت آتا۔
جولیٹ نے دہان اپنے کو عالم تنہائی مین پاکر ایک آہ سرد سینہ سے کھینچی اور کہا حیف صد حیف
تروسیو آواز سنکر بیخود ہو گیا اور باہستگی جیسے وہ دشمن نہ سنلے بولا۔ او پاک فرشتہ ایک بار
پھر اپنی آواز سنا تیری آواز اسطرح اوپر سے آئی جیسے آسمان سے فرشتون کی آواز جنمین
کوئی انہین دیکھ سکتا آتی ہے جولیٹ کو کیا معلوم تھا کہ میری آواز کسی نے سُنی اور پھر
انہین تیذرات مین مستغرق ہو کر جو اس شب کے واقعات نے اسکے دلمین جما رکھے تھے اپنے
عاشق کی طرف از رضی مخاطب ٹھہرا کر متوجہ ہوئی اور بولی تروسیو تو کہان ہے میری سچی محبت
اپنے دلمین پیدا کرا اور اپنے باپ کے نام سے متنفر ہو اور جو تجھسے یہ نہو سکے تو قسم کھا کہ تو میرا
پکا عاشق ہے اور تعصب خاندانی کو تیرے دلمین کچھ بھی دخل نہین اور مین بھی آج سے اپنے
خاندانی خیالات دل سے نکالے ڈالتی ہون۔ تروسیو یہ سن کر چاہتا تھا کہ کچھ بولے مگر اسمین خیال سے
کہ شاید میری آواز سنکر وہ خاموش نہو جائے چپ رہا اور دیر تک کان لگائے سُنا کیا۔
جولیٹ دیر تک آپ ہی آپ عشق کے وسوسے حد کرتی رہی اور کبھی جھنجھلا کے یہ بھی کہتی
کہ میرے عاشق کا نام تروسیو اور اسکے خاندان کا نام مانٹگو ہی کیون ہوا کیا اچھا ہوتا کہ وہ
اپنا نام بدل ڈالتا اور میرے سوا اور کسی سے واسطہ نہ رکھتا۔ اب تروسیو سے نہ رہا گیا
اور اسطرح مخاطب ہو کر کہ گویا وہ اسی سے باتین کر رہی تھی یہ جواب دیا کہ اگر تروسیو کا نام
تجھے ناپسند معلوم ہوتا ہے تو آج سے فرض کر لے کہ مین تروسیو نہین ہون۔ تجھے اختیار ہے
جسطرح چاہے پکار عاشق یا اور کوئی بحسب دلخواہ اپنے نام تجویز کرلے۔ جولیٹ ایک اجنبی
آدمی کی آواز سنکر ڈری اور حیران ہوئی کہ میرے اشتیاق اظہار کے لیے کسے اس اندھیری رات
نے ٹھکرا کر یہان تک پہونچایا ہے چونکہ اسکے پہلے تھوڑی ہی دیر تک باتین ہوئی تھین اسلیے
پہلی آواز پر وہ نہ پہچان سکی کہ یہ کسکی آواز ہے۔ لیکن دوبارہ سننے پر تاثیر عشق نے

اُسے پہچانو یا کہ یہ پیاری بولی روسیو اُسکی عاشق نوجوان کی ہے اور وہ کہنے لگی بھلا قصداً کوئی اپنے آپ کو ایسے خطرناک کام مین پھنساتا ہے۔ تم دیوار پھلانگ کر آئے مگر نہ سمجھے کہ اگر کسی نے دیکھ پایا تو خاندان بالیون بیچ کا بھکار پڑا ڈالیگا۔ روسیو نے کہا کچھ پروا نہین اُنکی تلوارون سے زیادہ تو تیری آنکھون مین ڈر ہے۔ تیرا ایک مرتبہ مہربان ہو کر میری طرف تاک لینا میرے چھٹکارے کے لیے کافی تھا۔ لیکن مین تو یہ سمجھتا ہون کہ اس بُری زندگی سے کہ تیری الفت دل مین نمودار نا ہو بہتر ہے۔ جولیٹ نے پوچھا کہ تو یہانتک کیونکر پہونچا اور کس سے میرے گھر کا پتا لگا۔ روسیو نے جواب دیا کہ پیر حضرت عشق کے اور دوسرا رہنما کہان سے لاتا۔ اور یہ کیا اگر تو مجھسے اتنی دور ہوتی جتنا یہان سے سمندر کا کنارہ اور تیرے پاس پہونچنے کے راستے بھی ویسے ہی دشوار گزار ہوتے جیسے سمندر کے قریب پانی کے بہنے سے ناہموار ہو جاتے ہین تو بھی تجھ ایسے مال تجارت کے لیے باوجودیکہ مین علم جانتا نہین ہون پھر بھی اپنے کو خطرے مین ڈالنے مین باک نہ کرتا۔ بہ اقتضاء شان معشوقی روسیو کی یہ باتین سنکر جولیٹ کچھ جھینپ گئی اور رنگ چہرہ متغیر ہو گیا۔ لیکن تاریکی شب نے پردہ داری کی اور روسیو اُسکے چہرے کی سرخی جو خجالت نے پیدا کر دی تھی نہ دیکھ سکا۔ جولیٹ کو معلوم ہو گیا کہ روسیو بھی میری عاشقی کا دم بھرتا ہے مگر اُسنے اپنے اصل علم کو ظاہر نہ کیا اور چاہا کہ کچھ پہلے کہہ گئی تھی وہی پھر کہے۔ مگر اب رعب عشق اُس لمبی چوڑی تقریر کے اعادہ کی کب اجازت دیتا۔ ممکن تھا کہ ایسے موقع پر کچھ کبر و نخوت کو جولیٹ راہ دیتی۔ بے اعتنائی و استغنائی سے کام لیتی جیسا کہ چالاک عورتون کا دستور ہے کہ اول اول عاشقون کے ساتھ غصہ و سرکشی سے پیش آتی ہین۔ چاہنے والون کے ساتھ سخت کلامی ضروریات سے خیال کرتی ہین۔ یہی اعتنا جواب بیجا لاپروائی یہ سب باتین عین شان معشوقی تصور کرتی ہین تا عاشقون کے دلون مین اُنکی وقعت بڑھے سہل الوصول ہونے سے سبب سے نا قدر و ناچیز نہ سمجھے جائین کیونکہ جتنی ہی دقت سے کوئی شے دستیاب ہوتی ہے اُتنی ہی زیادہ قدر و منزلت اُسکی دلمین ہوتی

پکاتی ہے۔ لیکن آئے ایسے ناز و نخرہ پیما کو تو کر کر کھا اور کوئی طریقہ اس محبت کی عظمت بڑھانیکا نہ ہوتا۔ رتنیو تو پہلے بھی اقرار محبت جولیٹ کے منہ سے جبکہ اسکے نزدیک اسکا سان و گمان تک نہ تھا سن چکا تھا۔ اب جولیٹ نے بخلوص دل جو اسکی تاجر پیشہ کاری اور بھولاپن کی دلیل تھی اس معاملہ کی پوری کیفیت سے اسے آگاہ کرنا چاہا اور کہا او خوبصورت الیون پیچ محبت سے پکارنے کے ڈھنگ ہی ہمارے ہین کہ پورا نام بھی اچھا معلوم ہونے لگے ہمیشہ سہل الوصول ہونے کو تمکی رہبر باطنی پر محمول کرتا۔ بلکہ اسکی بڑائی کو اگر تمھارے نزدیک اسمین کوئی برائی ہو اس ناگہانی رات کے سر کھنا جسنے اچانک میرے خیالات کو اکھیڑا ہے۔ اور پھر کہا۔ گو مین یہ نہین کہ سکتی کہ تمھارے ساتھ میرا یہ برتاؤ لحاظ میرے عورت ہونے کے ذرا بے احتیاطی پر مبنی نہین ہے۔ مگر یہ ضرور کہونگی کہ میرا یہ برتاؤ اسکے لیے اچھا ہے جنکا جواب و احتیاط مکر و ریا سے بھرا رہتا ہے۔

رتنیو یہ سن کر کہا چاہتا تھا کہ تم ایسی باعصمت عورت کی شان مین خدا شاہد ہے کہ مجھے کوئی خیال فاسد نہین کہ جولیٹ نے اسے قسم کھانے سے روکا۔ اور کہا۔ یہ رات بڑی ہے تند و تیز و بدمعاش ہے۔ مین نہین چاہتی کہ اسمین کوئی قول و اقرار کیا جائے۔ لیکن جب رتنیو نے اصرار کیا اور کہا کہ آج ہی رات کو کچھ وعدہ و قول و قرار محبت ہو جاتا تو جولیٹ نے جواب دیا کہ مین تمھاری درخواست کرنے کے پہلے ہی سنا چکی ہون جس سے اشارہ ان باتون کی طرف تھا جسے رتنیو نے آتے ہی چھپ کر سنا تھا۔ گو پھر بھی تلطف کر کر کے لیے دوبارہ اپنے عشق و محبت کی باتین کہین کیونکہ دیکھی طرح اسکا تلطف ناپید اکنار اور محبت عمیق تھی۔ یہ باتین ہو رہی تھین کہ جولیٹ کو اسکی دایہ نے پکارا۔ کیونکہ وہ اپنی دایہ کے پاس سوتی تھی جسکے نزدیک اسوقت کا سونا ضروری تھا کہ رات بہت تھوڑی رہگئی تھی۔ جولیٹ اپنی دایہ کے پاس سے ذرا دیر کے بعد پھر لوٹ آئی۔ اور رتنیو سے کہنے لگی کہ تین چار باتین اور کرنی ہین۔ وہ یہ کہ اگر تمھاری محبت پاک ہے اور میرے ساتھ نکاح کیا چاہتے ہو۔ تو کل ایک

قاصد تمھارے پاس وقت نکاح کے تعین کے لیے بھیجا جائیگا۔ کیونکہ اپنا نصیب تمھارے پیرون کے پاس رکھنا اور دنیا مین تمھارا تابعدار بنکر رہنا مجھے مرکوز خاطر ہے۔ اتنے مین جولیٹ کو پھر اسکی دایہ نے آواز دی۔ غرضکہ وہ کئی مرتبہ آئی اور گئی۔ رومیو کے جانے مین وہ اسطرح بدگمان تھی جیسے چھوٹی لڑکیان اپنے چڑیون کی طرف سے۔ کہ ریشمی دھاگے مین انھین باندھ رکھتی ہین۔ ذرا وہ ہاتھ پر سے اُڑین کہ دھاگا کھینچ پھر وہین بٹھا دیا۔ اُدھر رومیو کو بھی اسکی مفارقت گوارا نہ تھی کیونکہ عاشقون کو اچھے سے اچھے نغمہ کا لطف معشوقون کی بات مین حاصل ہوتا ہے۔ لیکن آخر کار وہ جدا ہوئے کہ بقیہ رات کو خواب نوشین مین گذارین۔

کرن نکلتے نکلتے وہ دونون علیحدہ ہوئے۔ رومیو کہ اپنی معشوقہ کے خیال مین محو ہو رہا تھا بھاگے اسکے کہ گھر جاکر سو رہتا سیدھا ایک خانقاہ مین درویش لارنس کے پاس چلا گیا وہ ابھی اپنی عبادت سے فارغ نہوا تھا کہ یہ پہونچا۔ اسکو دیکھتے ہی وہ تاڑ گیا کہ آج رات بھر یہ سویا نہین ہے۔ عالم شباب ہے محفل نشاط کہین گرم رہی ہوگی بسبب بیداری تو خوب سمجھا مگر یہ اچھی طرح دریافت نکر سکا کہ کس جگہ شب بیدار رہا اور اسکی معشوقہ (قدیم) روسی لائن کے ساتھ شب گذارنے کا گمان ہوا۔ مگر جب رومیو نے آسے جولیٹ کے نئے عشق سے مطلع کیا اور کہا کہ مین آج اُس سے نکاح کیا چاہتا ہون اور استعانت کے لیے تیرے پاس آیا ہون۔ تو درویش حیرت سے دیکھ کر بولا مجھے بھیشہ تو روسی لائن کے عشق و محبت کا مدد رہا اسکی بے اعتنائی کا گلہ کرتا تھا۔ آج کیا ہے کہ دفعۃً اُس سے تیری طبیعت پھر گئی اور پھر اب جولیٹ کے عشق کا دم بھرتا ہے۔ یہ ہے جوانون کے الفت دل مین نہین ہوتی بلکہ آنکھون مین ہوتی ہے۔

رومیو نے جواب دیا۔ تمھین یاد نہین کہ تم ہمیشہ مجھے روسی لائن کے عشق سے منع کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ تمکو چاہتی نہین تو تم اُسکے سر لیے فائدہ کیون ہوتے ہو

اب کہ مین نے جولیٹ سے رشتۂ اُلفت جوڑا جسدیسے صاف دل سے محبت ہے اور چاہتا ہون
کہ اس سے نکاح ہوجائے تو کیا عجا کہ ہون - روسیو کی یہ حجت قابل پذیرائی سنکر درویش
خاموش ہورہا - اور خیال کیا کیپولیٹ اور مانٹیگو کے باہمی جنگ وجدل کے کھوٹنے
کی اس سے بہتر کوئی دوسری حکمت نہین کہ روسیو اور جولیٹ کا باہم عقد کردیا جائے کیونکہ
وہ ان دونون خاندانون کے فتنہ وفساد پر جو ہمیشہ شعلہ کرتا تھا اور ہمیشہ اس فکر مین رہتا
تھا کہ کسی طرح اُنکے آپس کے جھگڑون کو فرو کرنا چاہیے - چنانچہ درویش نے نظر
بین سے یاسٹ وفیز روسیو کی خواہش پر خیال کرکے وہ رونکر سکتا تھا - اُنکے نکاح
پڑھا دینے کا وعدہ کیا -

روسیو یہ سنکر بہت خوش ہوا اور جولیٹ اپنے آدمی کی زبانی جسے آپنے اُس کام
کے واسطے حسب وعدہ تعینات کر رکھا تھا) یہ خبر سنتے ہی درویش لارنس کے گھر چلی آئی
جہان دونون کے ہاتھ یہ رسم نکاح ادا کیے گئے - اور بعد عقد نکاح اُس درویش نے
اس کارِ خیر پر ایک لمبا چوڑا خطبہ پڑھا اور اُسمین اس عقد کی مبارکبادی اور خاندان
کیپولیٹ اور مانٹیگو کے وارثون کے باہمی ملاپ کی خوشی جس سے اُنکے خاندان کے قدیم
جھگڑے سے دنسا کی بیخ کنی کی پوری اُمید کیجا سکتی تھی بڑے شد ومد سے بیان کی -

خطبہ ختم ہونے پر جولیٹ نے گھر کا راستہ لیا - اور گھر پہونچکر رات ہونے کی دھن مین بیٹھی
کیونکہ روسیو وعدہ کرگیا تھا کہ آج رات کو جس باغ مین تجھسے ملتا ہون کل رات کو بھی
یہین ملونگا - انتظار شب وصل مین وہ روز فراق جولیٹ پر ایسا بھاری تھا - جیسے
ناصبری لڑکون کو شب عید کے نئے سلے کپڑون کو صبح ہوتے بغیر وہ پہن نہین سکتے
اسی دن پہر دوپہر روسیو کے دونون دوست بنوالیو اور رکیٹو شہر مین کسی مقام پر
ٹہل رہے تھے کہ ٹائی بلٹ مع اپنے دیگر رشتہ داران خاندانی کے سامنے سے گذرا (وہی
ٹائی بلٹ جسنے سردار کیپولیٹ کی ضیافت کے دن روسیو کو مار ڈالنا چاہا تھا - اور پڑا ابھی

مارکیٹو کا نام لیکر پکارا اور کہا مین خوب جانتا ہون کہ تو رومیو کا شوہر ہے۔ مارکیٹو نے کہا ٹائی بلٹ سے کم اسمین جوش جوانی نہ تھا یہ سنکر بیتدری و غضبناکی اسکا مقابلہ کرنا چاہا۔ بنوالیو کو بھی یہ بات ناگوار گذری مگر مصلحت وقت اُسنے آتشی کو روا دیا اور دونون کی تکرار کے رفع کرنے کی فکر مین ہوا۔ یہ چھیڑ چھاڑ ادھر ہو ہی رہی تھی کہ سامنے سے رومیو بھی آن پڑا اب ٹائی بلٹ مارکیٹو کو چھوڑکر رومیو کی طرف چلا اور حرامزادہ رومیو کہکر پکارا یہ سنکر رومیو نے چاہا کہ اسکی بات سے درگذر کرے کیونکہ اسکی معشوقہ جولیٹ کا وہ رشتہ دار تھا اور وہ اُسکو بہت پیار کرتی تھی اور نیز یہ کہ اسکی طبیعت بڑی ہی نجیب و شائستہ تھی اور خاندانی جھگڑے فساد سے اُسے کچھ تعلق نہ تھا۔ اُس پر یہ سوچنا کہ ٹائی بلٹ میری معشوقہ کے خاندان سے ہے اُسکے رفع غضب کے لیے سحر کا کام کر گیا اور غصہ کی تمام برائیان کرنے والی باتون کو بھلا کر رومیو با شفتی اُس سے پیش آیا۔ ورنیک کیپولیٹ کہکر پکارا اور بڑی عاجزی سے سلام کیا اور ایسا ظاہر کیا گویا اُسکے نزدیک وہ سخت الفاظ بلیسی و تمسخر پر مبنی تھے۔ مگر درحالیکہ ٹائی بلٹ تمام خاندان مایون ٹیو کو دشمن سمجھتا تھا بلا یہ خوشامدانہ باتین اُسکی نظرون مین کیا وقعت پیدا کر سکتین۔ اُسنے ایک نہ سُنی اور تلوار سوت آمقابل ہوا۔ مارکیٹو نے یہ نہ سمجھا کہ اِس صلح جوئی مین رومیو نے کیا مصلحت سوچی ہے۔ اور اُسکے صبر کو داخل عاجزی تصور کرکے اہانت بھرے لفظون مین اپنے ساتھ لڑنے کی ٹائی بلٹ کو ترغیب دی اور کہا میرے ساتھ مقابل ہو تو مزہ چکھاؤن مین نے تو تجھے دو ایک فقرے سخت بھی سنائے ہین۔ رومیو تو زخم نے تیرا کیا بگاڑا ہے۔ یہ سنکر وہ مارکیٹو کی طرف متوجہ ہوا اور طرفین سے تلوارین کھنچ گئین بنوالیو اور رومیو نے بچاؤ کی فکر کی ہین تھے کہ مارکیٹو کی لاش زمین پر نظر آئی۔ اسکا گرنا تھا کہ رومیو جوش غضب سے جامہ کے باہر ہو گیا اور ایک ایسا زخم کاری ٹائی بلٹ پر لگایا کہ فوراً وہ بھی زمین پر گر پڑا۔ تاب شہر اور نصف النہار کا واقعہ قریب قریب ختم ہو گیا

یہ خبر سنکر تھوڑی دیر میں جمع ہو گئے۔ سردار مالیون پنچ اور سردار کیپولٹ مع اپنی بیبیوں کے آپہونچے۔ تھوڑی دیر کے بعد سلطان وقت جس سے مارکیٹو کو کچھ واسطہ بھی تھا اور جو اچھی طرح جانتا تھا کہ ان دونو خاندانوں کے باہمی لڑائی جھگڑے نے شہر میں بڑی بدنظمی پھیلا رکھی ہے۔ آن پہونچا اور مجرم کی تفتیش کرنے لگا تاکہ جسپر جرم ثابت ہو اسکے ساتھ قانون مجریہ کی درست کارروائی کیجائے۔ بنوالیو بلا رو و رعایت شروع سے انتہیٰ تک سارا حال کہہ گیا۔ جس سے ثابت ہوا کہ روسیو کا کوئی قصور نہیں۔ وہ اور اسکا دوست مقتول دونوں حق بجانب تھے۔ یہ سنکر سردار کیپولٹ کی زوجہ جسکے دلمیں انتقام قتل کی لا انتہا آرزو ہمای بلت (اسکے رشتہ دار) کے جرم نے پیدا کر رکھی تھی بولی بادشاہ سلامت اس معاملہ کو خوب جانچئے۔ یہ شان عدل گستری ٹائی بلٹ کے قاتل کو پوری پوری سزا دیجئے۔ فقط بنوالیو کے انہار پر روسیو کا دوست دیک جدی ہے انکفا نہ کیجئے۔ کیونکہ یہ خیال کیا جا سکتا ہے کہ اسنے طرفداری کو راہ نہ دی ہوگی۔ یہ سنکر نانے داد کے چشمانے میں اس عورت نے بہت کچھ محبت و دلیل پیش کی۔ مگر یہ بھی کہ یہ اسکا داد جہلیت کا شعور ہے۔ ادھر زوجۂ مالیون پنچ اپنے لڑکے کی جان بچانے کی فکر میں تھی اور یہ حجت پیش کرتی تھی۔ کہ اگر روسیو نے ٹائی بلٹ کو مار ڈالا اور اپنے دوست کا قصاص لیا تو فقط یہ کوئی جرم نہیں۔ اس محبت و حکایت سے اصلیت و معاملہ بخوبی ہمپر عیاں آگئی۔ اور نواب نے دین روسیو کے جلاوطن کیے جانے کا حکم سنا دیا۔

جولیٹ کی حالت قابل غور ہے جسے عروس بننے کے دو ہی چار گھنٹہ بعد یہ خبر سننے میں آئی کہ بادشاہ کے حکم نے اسکے اور اسکے شوہر کے درمیان ہمیشہ کے لیے افتراق کرا دیا۔ پہلے تو اپنے پیارے بھائی کی موت کی خبر سنکر روسیو پر دل میں کڑھی اور دیر تک اسے کوسا۔ غضب ظالم خوبصورت شیطان ملائک صفت۔ فاختہ خون خوار میش گرگ سیرت خار بصورت گل اور تیز ہے مستزاد اسمار صفائی سے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے یک دو

کئے ہیں وہ اپنی اسے قائم نہ کر سکتی تھی تجویز کر لی تھی۔ لیکن آخر کار عشق غالب آیا اور اس کمزور
کے دو قطرے جو ثمائی بلٹ کے نذر کئے تھے اب اس خوشی سے کہ روسیو ثمائی بلٹ کے ہاتھ
سے رجنے اُسے ہلاک کرنا چاہا تھا صحیح و سلامت بچا خوشی کے قطرے بنگئے۔ لیکن
سب کے آخر میں یہ سوچ کر کہ روسیو اب شہر بدر کیا جاتا ہے پھر نئے سرے سے اُسے رونا
پڑا اور ایسا صدمہ اسکے دل پر پہنچا کہ اگر ایسے نیسے ہزار ثمائی بلٹ مر جاتے تو ایسا
صدمہ نہ ہوتا۔

روسیو اس نظارے کے بعد درویش لارنس کے گھر جا پہنچا۔ رزمین اُسے اپنے شوہر
کے جانے کی تجویز کی خبر سنچکی تھی۔ یہ خبر سنکر اُسے موت سے زیادہ صدمہ پہونچا۔ اور ایسا معلوم
ہوا گویا رزمین دنیا کی شہر پناہ کے باہر رہنے کے سبب اپنی دلی مراد میں جو جولیت کی نظروں سے
دور بقا اور زیست ممکن ہے بلکہ بہشت ہے تو وہیں ہے جہاں جولیت کا امکان ہے اور ماسوائے
اسکے اور تمام جہان اعراف ہے یا جہنم۔ بہتیرا الحمد درویش نے بندو نصیحت سے تسکین
دینی اور رنج والم سے اسے تسلی دینی چاہی۔ مگر اس نوجوان نے ایک نہ سُنی۔ اور کپڑے
پھاڑ بال کھسوٹ زمین پر لوٹنے لگا۔ اور اُٹھنے سے یہ کہتا کہ میں زمین میں مجھے ایکبار
چاہتا ہے اسے کیونکہ چھوڑ دوں۔ روسیو اسی حالت میں تھا کہ جولیت کا ایک قاصد
پہونچا جسکی نسبت اُسکی کیسقدر تشفی ہوئی اور زمین سے اُٹھ بیٹھا۔ اب یہ وقت
درویش لارنس نے اپنے سمجھانے بوجھانے کے لیے بہت مغتنم سمجھا۔ اور اُسکی نامردی
و زنانہ پن پر جو اُسکی حالت بیتابی نے ظاہر کر رکھی تھی بہت ملامت کی۔ اور کہا تو نے
ثمائی بلٹ ایک غیر شخص کو ہلاک کیا ہے۔ کچھ اپنے آپ کو یا اپنی اُس وفادار بی بی کو جسکی
جان تیری جان کے ساتھ وابستہ رہتی ہے ہلاک نہیں کیا۔ تجھے معلوم نہیں کہ مردو موم کی
ایک ذات ہے۔ جسطرح موم ذرہ سی گرمی میں ڈالیں و ذرہ سی سردی میں سخت اُسی طرح
تھوڑی سی نامردی و بزدلی سے آدمی کی وقعت جاتی رہتی ہے اور تھوڑی سی

جوانمردی و جرأت میں آدمی کا عجب و دبدبہ قائم ہوتا ہے۔ شکر کرنا کہ تیرے ساتھ پورا پورا قانونی برتاؤ نہیں کیا گیا۔ ورنہ شہر بدر کیا جانا ہرگز پورا عوض اُس ہلاکت کا جو تیرے ہاتھوں سرزد ہوئی نہیں ہو سکتا۔ تمالی لبت نے تجھ پر تلوار کھینچی تھی اور ابھی بچا تھا۔ شکر کہ تو بچ گیا۔ اور اسلئے اُسی کی جان تو نے لی۔ یہ بات تیرے واسطے کیا کم خوشی کی ہے کہ تیری زوجہ و معشوقہ جو لیٹ قائم ہے۔ درویش کی باتیں سنکر رومیو ایسا شرمندہ و خفیف ہوا جیسا الجھڑنا کرنے والے اِرتکاب فعل شنیعہ کے بعد۔ اور جب درویش نے اُنہیں صبر و استقلال پایا۔ تو صلاح بتائی کہ تم آج جا کر اپنی بی بی کے پاس رات بھر رہو اور صبح ہوتے ہی تنہا کارا سستہ پکڑو اور وہیں جا کر قیام کرو۔ میں یہاں اس نکاح کی شہرت دینے کی فکر میں ہوں۔ میرے نزدیک یہ شہرت تم دونوں کے خاندان کے ملاپ کی سبب ہوگی۔ اور سب تعلق ہو کر تیرے لیے عفو جرائم کی درخواست کریں گے۔ کیا عجب کہ پادشاہ تیری خطا سے درگذر کر شہر میں داخل ہونے کی اجازت دیدیں۔ اُس وقت جتنا رنج و غم تجھے یہاں سے جانے میں ہے اُس سے کئی حصہ زیادہ خوشی کے ساتھ تو پھر یہاں واپس آئیگا۔ رومیو کو درویش کی باتیں پسند آگئیں۔ اور اُس سے رخصت ہو بی بی کے مکان کی طرف رخ کیا کہ رات بھر وہیں رہے اور صبح ہوتے ہی تنہا شہر تا کارا سستہ لے جہاں درویش کے خطوط سے حالات دلمن معلوم ہوتے رہینگے۔

جب رات ہوئی تو رومیو اپنی بی بی سے ملنے اُسی باغ میں گیا۔ جہاں شب گذشتہ کو عشق کی لذت آمیز باتوں نے آنکا دل خوش کیا تھا اور کمرے کے پاس پہنچکر دستک دی۔ یہ شب اُنھیں بڑی مسرت و انبساط کی شب تھی۔ مگر افسوس کہ دن کے جانکاہ واقعہ نے اور اِس خیال نے کہ کل ہم میں دوامی تفرقہ ہونے والا ہے۔ اُس شب کی لا انتہا خوشی اور بے حد مسرت کو جو اُن عاشقوں کو باہم مل بیٹھنے سے حاصل ہوتی۔ بے لطف و بے کیف

کر رکھا تھا۔ اور وہ شب وصال جو بڑی تمنا سے اُنھیں نصیب ہوئی تھی شب دیجور و شب فراق کا مزا دکھا رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر تک وہ دل بیٹھنے پائے تھے کہ صورت صبح نمودار ہوئی۔ مرغان سحر چہچہانے لگے۔ اول اول تو جولیٹ نے اپنا دل سنبھالا اور سمجھی کہ صدائے مرغ سحر نہیں ہے تو لوائی غنا دل ہے جو اکثر کچھ رات رہے سے بولنا شروع کر دیتے ہیں لیکن جب بغور سننے پر معلوم ہوا کہ فی الواقع مرغان سحری کی آواز ہے تو سخت مضطرب و پریشان ہوئی۔ جبکہ تھوڑی دیر بعد سپیدۂ سحر نے اُسے پورا یقین کرا دیا کہ وقت مفارقت آن پہونچا اور رومیو نے بکلام حرف رخصت زبان پر لایا اور وعدہ کیا کہ اپنے لمحہ لمحہ کی کیفیتوں سے برابر خط تعین مطلع کرتا رہوں گا۔ اور کمرے سے نکل نیچے زمین پر کھڑا ہوا۔ اسوقت رنج و بیقراری سے جولیٹ کا عجب حال تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ گویا کسی عزیز کے تابوت کو قبر میں رکھ مٹی ڈالنے کی منتظر کھڑی ہے۔ رومیو پر بھی جدائی کا کچھ کم صدمہ نہ تھا۔ مگر وہ کیا کرتا جب نواب کا یہ حکم کہ رومیو طلوع آفتاب کے بعد شہر پناہ کے اندر پایا جائے تو قتل کر دیا جائے اُسے بعجلت روانہ ہونے پر مجبور کرتا تھا۔

ان مصیبت زدوں کے رنج و محن کی یہ ابتدائی حالت ہے ابھی آگے چلکر انھیں کیا کچھ نہ دیکھنا ہوگا۔ رومیو کے جانے کے بعد سردار کیپولٹ کو جولیٹ کے عقد کی فکر کہ اس خفیہ نکاح کی اُسے ذرا بھی اطلاع نہ تھی، دامن گیر ہوئی۔ اور امیر پیرس کو اُسکے نکاح کے لیے پسند کیا۔ پیرس ایک بہتر کیلیا جوان وجاہت چلن کا شایستہ مزاج کا سلیم تھا۔ کاش جولیٹ پہلے سے رومیو کو نہ دیکھے ہوتی تو اُسکے پسند کرنے میں اُسے کچھ تامل نہوتا۔

بیچاری جولیٹ اپنے باپ کے ارادے سے بہت پریشان ہوئی۔ اور التوا نکاح کے لیے ٹائی بلٹ کی موت کا حیلہ پیش کیا۔ اور کہا ٹائی بلٹ کو مرے کئی دن گذرے ہیں۔ اُسکے غم داغ میں مجھے شادی بیاہ کی کیا سوجھتی ہے اور دوسرے یہ کہ ٹائی بلٹ کے گھر والے جنھیں ہنوز رسم تعزیت سے فرصت نہیں ملی میرے گھر شادی دھوم دیکھ کیا کہیں گے۔

فرنسکا نے عقد ہو چکنے کا اظہار جو سب جمعیتوں مین قوی حجت تھی اور جسے بسبب شرم کے وہ
کہہ نہ سکتی تھی اور متقی جمعیتین اُسکے نزدیک بیاہ ہونے کے لیے پیش ہو سکتی تھین اُسکے پیش کرنے
مین دریغ نہ کیا۔ مگر سردار کیپولٹ نے ایک بھی نہ سُنی اور قطعی حکم سنا دیا کہ سہ شنبہ کو تیسرا
عقد ہوگا تیار ہو رہ۔ چونکہ پیرس ایک حسین دولتمند شریف جوان تھا اور جسکے ساتھ ویرونا
کی شہزادیان حسین عورتین بیاہ کی خواہش رکھتی تھین) اسلیے سردار کیپولٹ نے اُسکے انکار
کو ظاہرداری پر محمول کیا اور یہ سمجھا کہ دلمین اپنی خوش قسمتی پر نازان ہوگی مگر شرم
سے کہہ نہین سکتی۔

جولیٹ بنظر مشورہ درویش لارنس کے پاس (جو اُسکے آڑے وقت مین ساتھ دیتا تھا)
گئی اور مفصل کیفیت بیان کی۔ لارنس نے پوچھا کیا یہ خاوند فی الواقع تجھے منظور نہین ہے
جولیٹ نے جواب دیا۔ شوہر کے جیتے جی دوسرے سے نکاح کرنا زندہ درگور ہونا ہے۔ درویش
نے کہا تیری مخلصی کے لیے مین نے ایک نہایت اچھی تدبیر سوچی ہے۔ وہ یہ کہ تجھے عرق
خواب آور کی ایک شیشی دیتا ہون اُسے پیکر گھر جا۔ اور باپ کی خوشی پر اپنا اتفاق ظاہر کر
شب آخر جسکی صبح ہوتے عقد ہونے والا ہو اس عرق کو پیے جانا۔ جسکے اثر سے بیالیس
گھنٹہ کے لیے تو بیہوش ہو جائیگی اور لوگ تیرے بدن کو بے حس و حرکت دیکھ کر مردہ
تصور کرینگے۔ اور تیرا تابوت مطابق رسم شہر کے (کہ وہان تابوت کھلے ہوئے ہوتے ہین)
قبر مین لیجا کر رکھ آئینگے۔ اس کام مین اُس فطرتی غوث کو جو عورتون مین مردون سے زیادہ
رکھا گیا ہے دخل نہ دینا اور دشوار گزار سمجھ کر ہمت کو نہ توڑنا کیونکہ بیالیسوین گھنٹہ
تجھے ہوش آئیگا اور تو بھیگی کرین ایسی سوئی ہوئی اور روسیو جسے مین پہلے سے مطلع کر
رکھونگا اُس رات کو وہان آجائیگا اور تجھے ساتھ لے ماتھا پھیرا جائیگا۔ روسیو کے
ملنے کی آرزو اور پیرس کے ساتھ نکاح ہونے کی خوشی نے اُسے ایسے جرئے کام پر
مستعد کر دیا جسکی ہرگز اُس سے امید نہ کیجاتی تھی چنانچہ جولیٹ نے یہ امر کیا موافق ہدایت

آپ کے کارنامہ ہونگی وہ عرش کی شیشی اٹھالی۔

خانقاہ سے لوٹتے جولیٹ نے پیرس سے ملاقات کی اور نہایت شرم سے سر جھکا کر کہا مجھے تیرے ساتھ رہنا منظور ہے۔ جولیٹ کے ماں باپ یہ خبر سنکر بہت خوش ہوئے اور جانا کہ اسکے بڈھے باپ کا فرزند انساب مین یہ عالم تھا گویا اسکی جوانی عود کر آئی ہے۔ جولیٹ نے کہ بسبب نافرمانی کے ماں باپ کی نظرون مین اپنے آپ کو حقیر بنا رکھا تھا۔ اُنکے حکم مان لینے سے پھر اپنی اصلی وقعت پیدا کرلی۔ سردار کیپولیٹ نے ساری ضروری چیزین پہلے سے مہیا کر رکھی تھین اور ایسی دھوم دھام سے اس بیاہ کی تیاری کی گئی کہ غالباً اسکے پہلے کبھی ایسا بیاہ ویرونا مین نہوا ہو۔

شب چہارشنبہ کو وہ دوا جولیٹ نے کھائی۔ پہلے تو اُسے طرح طرح کے توہمات گذرے اُسے یہ خیال آیا کہ کہین ایسا نہو کہ درویش نے اس الزام سے بچنے کے لیے جو روتیو کے ساتھ میرا عقد کر دینے سے اُسپر عائد ہتا اور جسکی وجہ سے لوگ بجائے پاک و متبرک سمجھنے کے اُسے ناپاک و قابل نفرت تصور کرتے مجھے یہ سم قاتل کی شیشی دی ہو یا ایسا نہو کہ وہان روتیو کے آنے سے پہلے میری آنکھ کھل جائے اور اس وحشت مقام کے خوف و وحشت کے رفع کرنے کے لیے میرے خاندان کی ہڈیون سے بھرے ہوئے گڑھے اور ٹائبلٹ مقتول کی خون آلودہ نعش کفایت کرے اور پھر ان تمام خوف دلانے والی حکایتون کو (جیسا کہ لوگ تذکرہ کرتے تھے) کہ مردون کی ارواح رات کو نکل کر اپنی اپنی قبر کے سامنے ٹہلتی ہین۔ خیال کر بہت ڈری۔ انہین سب خیالون مین تھی کہ دفعتہً روتیو کی محبت پیرس کی مخالفت نے دل مین جوش مارا اور دل کڑا کر ایک ہی گھونٹ مین وہ عرق پی گئی جسکے پیتے ہی بے دم تھی۔

پیرس صبح کو گاتا بجاتا اپنی بی بی کے جگانے کو آیا۔ تو کیا دیکھتا ہو کہ بجائے زندہ دل جولیٹ کی ایک خطرناک صورت مردے کی اس مکان مین موجود ہے۔ یہ دیکھکر اسکی آرزو کا چراغ

آگل ہو گیا اور تمام گھر مین تہلکہ پڑ گیا۔ بیچارے پیرس کو اپنی بی بی کے مرنے کا سخت صدمہ تھا کہ ہنوز نکاح کی نوبت بھی نہ آئی تھی اور موت کمبخت نے دغا دی اور ہمیشہ کے لیے اُس سے چھڑا دیا۔ لیکن سردار کیپولٹ اور اُسکی بی بی کے غم کا ماتم پر اور بھی ترس آتا ہے کہ صرف یہی ایک لڑکی اُنکے انبساط و مسرت کی بساط تھی جسکو بیرحم موت نے یون اُنسے چھین لیا اور روبھی ایسی حالت مین کہ وہ عنقریب اُسے عروسی صورت مین (جیسا کہ وہ خیال کرتے تھے) دیکھنے والے تھے۔ اب جتنی چیزین کہ شادی کے لیے اکٹھا کیگئی تھین اُسکے فاتحہ مین صرف ہو لین۔ شادی کے کھانے غمی کے کھانے قرار پاکر تقسیم کیے گئے۔ نغمانی گیتین ماتمی گیتین بنگئین۔ اور شادی کے نغمے ماتمی گھنٹیان۔ پھول جو عروس کے کام آتے اُسکے جنازے پر بکھیرے گئے۔ کہان تو نکاح پڑھانے کو مُلّا کی ضرورت تھی۔ کہان اب دفن کرنے کو اُنکی تلاش ہونے لگی۔ گرجا مین اُسے لائے تو سوسی کو خوشی پڑھانے کے لیے نہین بلکہ مُردون کی تعداد بڑھانے کو۔

بدخبری کا دستور ہے کہ خوش خبری سے کہین جلد پہونچتی ہے چنانچہ یہ خبر روسیو کے پاس قبل اُسکے پہونچ گئی۔ کہ درویش لارنس کا قاصد جانکنی کیفیت سے اُسے آگاہ کرتا کہ جولیٹ کی موت ایک مصنوعی موت۔ اور اُسکا جنازہ فی الواقع جنازہ نہین ہے بلکہ مصلحتہً وہ تھوڑی دیر کے لیے باین ہیئت مصنوعی قبرستان مین آئی ہے کہ روسیو کے ساتھ مانٹا چلے جانے کا باسانی موقع ہاتھ آئے۔ روسیو ذرا دیر پہلے خلاف دستور شادمان و فرحان تھا۔ کیونکہ اُسنے رات کو خواب دیکھا تھا کہ مین مر گیا ہون (واہ کیا موت کو قوت مدرکہ زائل ہوئی تھی) اور جولیٹ میرے پاس آئی اور میرا بوسہ جو ماجس سے مین زندہ ہو گیا اور کہین کا شہنشاہ ہو گیا۔ کہ ایک شخص نے دیر دنا سے آبعکس اُسکے خواب کے جولیٹ کے موت کی بدخبری سُنائی جسے سنکر روسیو بہت غمگین ہوا اور تعجب کیا کہ بہاسے اپنے مین سیاہی کو مُردہ پایا ہون جسکے لیے میرا چوما مسیحائی نہین کر سکتا اور گھوڑا کھینچا

کرات کو ورتیہ ونا میں جاکر اسکی زیارت کرے۔ اثنا میں کوئی غریب عطار تھا جسکی پریشان حالی سے صاف اسکا افلاس ظاہر تھا۔ اسکی دکان کی ٹوٹی ہوئی الماریوں پر کھلے ہوئے صندوق و تیر چند آثار بے صرو سامانی کھلی نکبت برسا رہے تھے۔ روتیو نے اسکی دکان سے گذرتے ہوئے ایک مرتبہ سنا تھا کہ یہاں ایک بدبخت سم قاتل سکے فروخت کرنے کا حکم رکھتا فروخت کرتا ہے۔ اگر یا شبہ اسکے دل میں گذرا کہ اسکی مفلس زندگی ایک روز ایسے بدنتیجہ کے پہونچنے کے قابل ہوگی جس کی ضرورت ہو یہاں سے لیجاے قاعدے کی یہ بات ہے کہ مجنون و پریشان کی راے ہمیشہ خطا کی طرف میلان کرتی ہے۔ اس حالت رنج و غم میں روتیو کو اس دوا فروش کے سم قاتل بیچنے کا خیال آیا۔ اور خیال آتے ہی اسکی دکان پر جاکر اس سم قاتل کی درخواست کی۔ اول تو اسنے انکار کیا مگر روتیو کو اشرفی دیتے دیکھ اسکی مفلس عقل سلیم کو جھرجھری لے کر بیدار کر دیا تھا۔ اور ایک ایسے زہر ہلاہل کی شیشی روتیو کے حوالہ کی جسکے ملنے کا ہم پہونچنے پہونچنے کیسا ہی زبردست آدمی کیوں نہو نگاہ تمام ہو جاتا۔

روتیو وہ شیشی لے ورتیہ ونا کی طرف بایں ارادہ روانہ ہوا کہ اپنی بی بی کے مزار پر جا اسے ایک نظر دیکھے اور پھر وہ سم قاتل پی کر اسی کی نظر میں آپ بھی سو رہے۔ قریب آدھی رات کے وہ ورتیہ ونا میں پہونچا۔ رحمن اسٹیٹ جو ایک مزار تھا حفظ اسٹیفیم وہیں چلا گیا۔ اور ساتھ اپنے مشعل چاقو اور ایک تصویر لیتا گیا۔ مشعل جلا کر کچھ پھیلا دیا۔ یہ سنا کہ اسی جگہ میں یہ آواز سنائی دی۔ اونہیں اونہیں بیچ یہ کیا خلاف آئین حرکت ہے۔ یہ آواز امیر بیرس کی تھی۔ جب بولیٹ کہ عشق و محبت کے جواہر نسبت ہو جانے سے اسکے دل میں جم گئی تھی۔ آدھی رات کو خفیہ آیا تھا کہ اسکے مزار پر پھول چڑھا دوں اسوقت روتیو کے آنے کی غرض اصلی تو وہ دریافت نکر سکا۔ اور یہ سمجھ کہ جو ان خاندان مالیون بیچ کا ہے جس سے خاندان کیپولٹ سے دلی عداوت ہے۔ کیا غرض ہے کہ

محمودون کی لاش کو بے عزت و خراب کرنے آیا ہو۔ روسیو کو لگا رہا۔ اور چونکہ اسے جرم کو شہر میں پاکر مار ڈالنا ویرونا کے دستور کے مطابق خلاف قانون نہ تھا۔ اسلیئے اسکے ساتھ لڑنے اور اسکے ہلاک کرنے پر وہ بیباکانہ مستعد ہوا۔ روسیو نے اس سے کہا کہ تو اس ارادے سے باز آ۔ اور میرے قتل سے ہاتھ اٹھا۔ دیکھ ہنپن نامی بلٹ تیرے سامنے پڑا ہے۔ اسکا بارگناہ میرے سر پر کیا کم ہے کہ اپنے قتل پر مجھے مجبور کرتا ہے۔ امیر پریس نے اسکی باتوں کا کچھ خیال نکر اُسپر ہاتھ چھوڑا۔ ہاتھ کا چھوڑنا تھا کہ روسیو نے لپک کر ایک ایسا زخم کاری لگایا کہ وہ فوراً جان بحق تسلیم ہوگیا۔ جب اپنے مقتول کے پہچاننے کے لیے روسیو نے مشعل سے اسکا منہ دیکھا تو معلوم ہوا کہ وہی امیر پریس ہے جسکو ماناسے آتے ہوئے راہ میں شناختا کہ جولیٹ کا عہد اسکے ساتھ ہونے والا تھا۔ روسیو نے اسکی نعش اٹھا اور دل میں سوچ کہ قسمت راہ عدم کا ساتھی ملا کہ یکا تھوڑی دیر کے بعد وہ خود بھی زہر کھا کر مرنے والا تھا) اُس سے مخاطب ہوکر بولا خاطر جمع رکھ جولیٹ ہی کی قبر میں تجھے دفن کرونگا۔ جسکو اُسنے کھولا تو کیا دیکھتا ہے کہ جولیٹ ایسی تر و تازہ ہے گویا موت اُسکے جسم کے سُرانے اور اُسکی ہیئت اصلی کے بدل ڈالنے پر قادر ہی نہیں۔ یا یوں کہیے کہ موت اُسپر عاشق تھی اور اپنی دلبستگی کے لیے بہ تصرف شیطانی اُسے اس ڈھنگ سے جمع خاک لائی ہے۔ اور فی الحقیقت اُسکی جان نہیں نکلی۔ ورنہ کچھ تو اُسکے جسم پر بصورت پر اختلاف نظر آتا۔ اُسکے ایک طرف نامی بلٹ مقتول اپنے خون بوجھ کپڑے سے لپٹا ہوا پڑا تھا۔ جسے دیکھ روسیو نے اپنے جرم سے معافی چاہی۔ اور بسبب خوشی جولیٹ کے کہا بھائی مختصر یہ تیرے ساتھ میں احسان کیا چاہتا ہوں کہ تیرے دشمن کو جسنے تجھے قتل کیا ہلاک کر تیرے پاس لا سلاتا ہوں۔ اور پھر اسکے بعد اپنی مشوقہ کے ہونٹ چاٹ سفر آخرت کے لیے رخصت طلب کی اور وہ دم قاتل جو ساتھ لایا تھا پی کر بار زیست سے سبک دوش ہوا۔ کیونکہ وہ دم قاتل تھا۔ کچھ وہ عرق نہ تھا۔

ہے جولیت پر تھوڑی دیر کے لیے بیہوش ہو گئی تھی۔ اور پھر ہوش میں آ۔ رومیو کے وقت پر نہ پہونچنے سے اور آنے میں جلدی کر جانے سے دیر تک افسوس کرتی رہی۔

چونکہ درویش کو معلوم ہو گیا تھا۔ کہ اسکا خط رومیو کو نہیں ملا۔ اسلیے جب وقت جولیت کے جاگنے کا قریب آیا تو اسکے اٹھانے کے لیے وہ خود ایک مشعل اور ایک پھاوڑا لیکر قبرستان کی طرف گیا۔ جہاں ایک جلتی ہوئی مشعل اور اسکے پاس خون آلودہ تلوار اور سنگ قبر سے لگی ہوئی رومیو اور اسپر پیرس کی نعش پڑی دیکھ اسے سخت حیرت ہوئی۔

قبل اسکے کہ لارنس کو ان گمانی موتوں کی اصلیت غور کرنے کا موقع ملتا۔ کہ یہ کیونکر واقع ہوئیں۔ جولیت بیدار ہوئی۔ اول اول تو اسے اچنبھا ہوا کہ میں یہاں کہاں۔ مگر جب لارنس کو دیکھا تو اس جگہ کی حقیقت اور اسکے وہاں آنے کی کیفیت اسے یاد آگئی۔ اور پہلا سوال یہی کیا کہ رومیو کہاں ہے۔ اس آواز سے لارنس کو جولیت کے بیدار ہونے کا حال معلوم ہوا۔ اور جواب دیا۔ تقدیر سے کیا چارہ۔ ہم کیا سمجھے تھے۔ اور پردۂ تقدیر سے کیا دیکھنے میں آیا۔ خیر اسوقت تو نکل میرے ساتھ ہو پیچھے سے ساری کیفیت بیان کیجائیگی۔ یہ باتیں ختم نہ ہوئی تھیں۔ کہ آدمیوں کی آواز سے معلوم ہوا کہ کچھ لوگ ادھر آ رہے ہیں جسکی آواز سنتے ہی لارنس وہاں سے چل دیا۔ جولیت جو اٹھی۔ اور رومیو کو مردہ۔ اور اسکے پاس ایک زہر آلودہ جام دیکھا تو سمجھی کہ بیشک اسی زہر نے اسکا کام تمام کیا ہے۔ اور خود بھی جان دینے پر آمادہ ہوئی اول تو اسنے دو تہ جام جو رومیو کے پینے سے بچ رہی تھی اُلٹ کی۔ اور رومیو کے ہونٹوں کو جو ابھی تک کسیقدر گرم تھے یہ سمجھ کر اسمیں زہر کا کچھ اثر ضرور ہوگا خوب چوسا لیکن جب دیکھا کہ وہ لوگ جسکی آوازیں دور سے آتی تھیں بہت ہی قریب آگئے تو جلدی سے نوک خنجر کلیجے میں چبھا اپنے عاشق کی بغل میں جا سو رہی۔

تھوڑی دیر بعد قبرستان کے پاس بہت سے لوگ جمع ہو گئے کیونکہ ایڈریس کے غلام نے جو ایڈریس کے ساتھ آیا تھا اور جو اپنے آقا اور رڈمیو کو آمادۂ جنگ دیکھ شہر کی طرف بھاگ گیا تھا۔ ویرونا کے تمام گلی کوچے میں رڈمیو اور ایڈریس کی جنگ جو جولیٹ کی وجہ سے ہوئی تھی شہر کی تھی کہ اس ہنگامہ کی خبر سردار مانٹیگو اور سردار کیپولٹ کو خواب استراحت سے بیدار کر کے نواب کے واسطے تحقیقات موقع کے قبرستان تک آنے پر مجبور کیا۔ درویش لارنس قبرستان سے کانپتا آہ سرد بھرتا بچشم اشکبار بحالت خوف باہر آتا تھا کہ ایک چوکیدار نے اسے پکڑ پایا۔ اور نواب کے سامنے میرے مجھ میں اسے لا پیش کیا۔ نواب نے اس سے پوچھا کہ اس حیرت انگیز واقعہ سے تمہیں جہانتک واقفیت ہو صاف صاف بیان کرو۔

درویش لارنس نے سردار مانٹیگو اور سردار کیپولٹ کے روبرو اُنکے لڑکوں کے پرخطر عشق کی کیفیت از ابتدا تا انتہا کہہ سنائی۔ کیونکہ اُنکے دلوں میں بنیاد الفت قائم ہوئی۔ اور کیونکہ نظر برفع فتنہ و فساد خاندان کہ اس سے بہتر کوئی دوسرا موقع نہ نکلتا۔ اُن دونوں کا نکاح باہم کر دیا گیا جس سے رڈمیو جولیٹ کا خوہر اور جولیٹ رڈمیو کی زوجہ ہوئی اور پھر جولیٹ نے نکاح ثانی کے گناہ سے بچنے کے لیے ایک ایسا عرق پیا کہ اسے غشی آگئی۔ اور سب نے اسے مردہ تصور کر اسے دفن کر دیا۔ میں نے رڈمیو کو خط لکھا کہ وہ آکر جولیٹ کو خوابگاہ زمینی قبر سے اٹھا لیجائے مگر قاصد کی غفلت و سستی سے وہ خط اُسکے پاس نہ پہونچ سکا۔ درویش لارنس یہانتک کہکر خاموش ہو گیا۔ اور کہا آگے مجھے معلوم نہیں کہ کیا کیا ہوا۔ ہاں اتنا جانتا ہوں کہ میں یہاں جولیٹ کو لینے آیا تو رڈمیو اور ایڈریس کو مردہ پایا۔ باقی حالات پیرس کے غلام کے زبانی جو اُسکے ساتھ آیا تھا۔ اور جسنے اسے رڈمیو کے ساتھ لڑتے دیکھا تھا اور رڈمیو کے نوکر کی زبانی جو اُنکے ساتھ آیا تھا۔ اور ایک خط اُسکے باپ کے نام

لایا تھا مفصل معلوم ہوے۔ اُس خط کے مضمون سے [illegible] ہوتی تھی۔ جسمین اُسنے جولیٹ کے ساتھ اپنے نکاح کرلیے [illegible] اور اُس خود مختارانہ فعل پر باپ سے معافی چاہی تھی۔ اور غریب عطارے زہر کا عزیمنا اور جولیٹ کی قبر پر اِس ارادے سے آنا کہ وہان زہر کھا اُسکے پاس سو رہے سب کچھ اُنمین مرقوم تھا یہ سنکر نواب سردار مالٹون پچ اور کیپولٹ کی طرف متحی طب ہوا۔ اور اُنکی جہالت و بے عقلی کی خصومت پر ملامت کی۔ اور کہا دیکھو خدا نے تمھاری عقوبت کے لیے کیسی تمھارے لڑکوں کے دلون مین محبت پیدا کی۔ جس سے تمھارے جھگڑے قضیہ کا یہ انجام بد دیکھنے مین آیا۔ آپسر فریقین نے کہ تاب خصومت اُنمین باقی نہ رہی تھی فتنہ و فساد کو گویا لڑکون کی قبر مین دفن کر دیا۔ اور سردار کیپولٹ نے سردار مالٹون پچ سے ہاتھ ملانے کو بڑھایا۔ اور بلحاظ اُس قرابت کے جو رومیو اور جولیٹ کے بیاہ سے اُنمین قائم ہوئی تھی بھائی کہکر پکارا۔ اور کہا کہ سردار مالٹون پچ کا ہاتھ ہے (بوبا دگاری مصالحہ اپنی لڑکی کے مہر مین بھیجونگا سردار مالٹون پچ نے کہا۔ ابھی کچھ اور اِس سے بڑھکر دونگا۔ وہ یہ کہ جولیٹ کی مورت ایسی طلاء خالص کی بناؤن۔ کہ دیر و نا کی کوئی مورت اُسکی صنعت و لاگت کو ٹکر نہ کھائے۔ اُسکے جواب مین سردار کیپولٹ نے کہا۔ مین بھی ایسی ہی رومیو کی مورت بنوا دونگا۔ غرضکہ اخیر مین اُن بیچارے سردارون مین سے ہر ایک اسطرح خلق مین دوسرے پر سبقت لے گیا۔ اور کسان اُنمین وہ خصومت و نا اتفاقی تھی کہ بجز اُنکے لڑکون کی پائمالی کے (جنمین اُنکے جھگڑے و فساد کی قربانیان بھیجنی چاہیئین) اور کوئی صورت اُن شریف خاندان کے حسد و کینہ دیرینہ کی بیخ کنی نہ تھی

خاتمۃ الطبع۔ الحمد للہ کہ مجموعہ افسانہ کوپیٹر کے جس قصون مین کہ یہ افسانہ جو مجموعہ مذکور الصدر کے شامل اِس سے پہلے مطبع اودھ اخبار حلوکہ جناب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای واقع لکھنؤ مین چھپا اب شائع علی موصوف واقع کانپور مین باہتمام جناب منشی بھگوندیال صاحب مہتمم مادھوری سنہ ۱۹۰۷ مین پہلی مرتبہ چھپکر [illegible] ہوا